www.urdupalace.com

پراسرار بلی

ماریہ سرور۔ گجرات

بلی کے خون سے جتنے بھی قطرے زمین پر گرتے تو ان سے بالکل اصلی ایک اور بلی پیدا ہوجاتی اور پھر وہ بھی اپنے مدمقابل پر جھپٹ پڑتی، اس کی غراہٹ کان پھاڑنے والی ہوتی لیکن......

ایک نادیدہ اور مافوق الفطرت وجود کا برتاؤ...... جسے لوگ سالوں یاد رکھیں گے

وہ دن میرے لئے ہرلحاظ سے اہم تھا کیونکہ اس دن میری سالگرہ تھی اور اتفاق سے اسی روز اماں اور بابا کی شادی کی سالگرہ بھی آتی تھی۔

صبح جلدی اٹھنا میرے لئے جوئے شیر لانے کے مترادف تھا مگر اماں اور بابا کی خوشیوں کے خیال سے میں چھلانگ لگا کر بستر سے نکل کر اٹیچڈ باتھ روم میں جا گھسی۔

میرا موبائل فون مسلسل بج رہا تھا، میں مزے سے شاور لیتے ہوئے ”تجھے اپنا بنانے کا جنون چھایا ہے چھایا ہے۔“ گنگنائے جا رہی تھی گرمیوں کی صبح میں ٹھنڈے پانی سے شاور لینا کتنا لطف انگیز عمل ہے اور یہ تو وہی اندازہ کر سکتے ہیں جو سحر خیز ہیں۔

جب کافی دیر بعد میں فریش ہو کر واش روم سے برآمد ہوئی تو اماں جانی کو کمرے کے وسط میں کھڑے پایا ان کے ہاتھ میں میرا سیل فون موجود تھا۔

”باتھ روم سنگر۔“ انہوں نے لبوں پر مسکراہٹ سجا کر اس انداز سے مجھے مخاطب کیا کہ میں خجل سی ہوگئی۔

”کوئی گل مہر کمپنی ہے کال تھی وہاں سے۔ تمہیں 10 بجے تک انٹرویو کے لئے بلایا گیا ہے۔“

اماں کے منہ سے یہ بات سن کر جہاں مجھے خوشی ہوئی وہیں میرا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

”آج میں کیسے جا سکتی ہوں! آج تو سالگرہ ہے ناں۔“

”کیوں نہیں جا سکتی۔ سالگرہ پروگرام تو بعد میں ہے، یہ سب سے ضروری کام ہے آج کا، اس لئے تمہارے لئے سب سے پہلی ترجیح یہی ہونا چاہئے۔“

”مگر اماں۔“ میں نے احتجاج کرنا چاہا تو انہوں نے مجھے خاموش کر دیا۔

بس پھر کیا تھا جلدی سے ناشتہ کر کے انٹرویو کے لئے نکلتے ہی بنی۔ بابا چونکہ صبح ہی کسی کام سے چلے گئے تھے اس لئے مجھے لوکل ٹرانسپورٹ سے جانا تھا گل مہر انڈسٹری شہر سے کچھ ہٹ کر تھی رہائشی علاقوں سے کچھ دور۔

سڑک کے کنارے کھڑے کافی دیر ہوگئی کوئی رکشہ یا ٹیکسی مل کے نہ دے رہی تھی میں بار بار رسٹ واچ پر نظر دوڑا لیتی، ایسے ہی پریشانی کے عالم میں، میری نظر اس پر پڑی وہ، بہت خوب صورت تھی ریشمی بال چمکتی سیاہ آنکھیں، دلکش سراپا، جانے کب سے وہ بھی یہاں موجود تھی، میں نے پہلے اس پر دھیان نہیں دیا تھا۔

آج سے پہلے بھی میں اسے کئی مرتبہ اپنے اردگرد منڈلاتے دیکھ چکی تھی۔ آج میں نے اس پر غور کیا تو مجھے اس پر بے طرح پیار آ گیا میں نے دور سے آتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا تو اس نے بھی سر گھما کر میری نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ پھر مجھے دیکھ کر غرانے لگی۔

بلی کے اس طرح غرانے سے مجھے خوف سا محسوس ہوا کیونکہ میں اس وقت بالکل ہی سنسان سڑک پر کھڑی تھی جہاں کچھ دیر پہلے ایک رکشہ والے نے رکشہ

www.urdupalace.com

میں خرابی پیدا ہو جانے کے باعث مجھے اتار دیا تھا۔

ٹیکسی جوں جوں نزدیک آتی گئی میں اسے رکنے کا اشارہ کرتی رہی اب کہ اس نے بہت عجیب حرکت کی وہ مسلسل غراتے ہوئے میرے پیروں سے لپٹ گئی۔

"کیا مصیبت ہے۔" میں بڑبڑائی، ٹیکسی رک چکی تھی۔

وہ میرے پیروں سے لپٹی غرا رہی تھی کہ میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو ایک پیر پر اٹھا کر کسی فٹبال کی طرح دور اچھال دیا۔

وہ کافی دور جا کر گری اور میں یہ دیکھنے کے لئے بالکل نہ رکی کہ اس کو زیادہ چوٹ تو نہیں لگی۔ جلدی سے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اس میں براجمان ہو گئی ڈرائیور نے جھٹ سے گاڑی آگے بڑھا دی۔ سڑک پر رواں دواں ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھی تھی کہ سامنے سنسان سڑک پر مجھے وہی کالی پیاری سی بلی دکھائی دی وہ تیزی سے بھاگتی گاڑی کی طرف آ رہی تھی۔

"بھائی صاحب گاڑی روکو۔" میں نے گھبرا کر کہا مگر ڈرائیور نے شاید میری بات سنی نہ تھی۔

"بھائی صاحب گاڑی روکو۔" اب کہ میں نے چلا کر کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ گاڑی رکتی بلی گاڑی کے آگے آ چکی تھی۔ "میاؤں۔" کی زوردار آواز کے ساتھ وہ اگلے حصے سے ٹکرائی پھر اچھل کر ونڈ اسکرین سے ٹکرا گئی اس کے بعد پھسل کر سڑک پر جو گری تو گاڑی کے اگلے ٹائر نے اس کو کچل کر رکھ دیا۔

کڑچ کی آواز آئی تھی، میں نے چلتی گاڑی کی کھڑکی سے باہر سر نکال کر دیکھا۔ اس کا لہو اور گوشت کے ٹکڑے سڑک پر پھیل گئے تھے لہو کے کچھ چھینٹے اڑ کر ونڈ اسکرین پر بھی پڑے تھے۔

میں بدحواسی میں چیخ پڑی تو گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی مجھے اس کے کچلے جانے کا بہت دکھ ہو رہا تھا وہ بہت معصوم اور پیاری تھی، اس کے ساتھ ایک انسیت سی محسوس ہوتی، اس طرح سے اس کا کچلا جانا مجھ سے برداشت نہ ہو رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

ڈرائیور نے گھوم کر مجھے دیکھا، میں چہرہ ہاتھوں میں چھپائے اپنی بدحواسی پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اچانک ڈرائیور کا قہقہہ بلند ہوا تو میں رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی اس نے چہرہ آگے کی طرف کر لیا تھا اس لئے میں اسے دیکھ نہ پائی لیکن مجھے اس پر بہت غصہ آیا ایک تو اس نے ایک معصوم بے زبان جانور کو کچل دیا، اس

www.urdupalace.com

پر میری بدحواسی دیکھ کر ہنس رہا تھا۔
''اسٹوپڈ'' میں نے دل ہی دل میں اسے صلوٰۃ سنائی۔
''اور جب میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا تو مجھے اور غصہ آیا یہ تو کوئی انجان سا راستہ تھا۔
''مجھے گل مہر کی طرف جانا ہے۔'' میں نے غصے دبا کر کہا۔
''اب تم وہاں جاؤ گی جہاں میں لے جاؤں گا۔'' وہ مجھے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔
''کیا۔'' میری چھٹی حس نے مجھے خطرے کا سگنل دیا۔
''ایسے کیسے لے جاؤ گے۔'' میں ہڑبڑا گئی۔ وہ کوئی ڈاکو یا جرائم پیشہ تھا۔
''تمہیں مجھ سے کچھ نہ ملے گا میرے پاس کوئی بھی قیمتی چیز نہیں ہے۔ تم چیک کر سکتے ہو۔'' میں نے اپنا شولڈر بیگ اس امید پر اس کی طرف بڑھایا کہ شاید وہ میرا یقین کر کے مجھے چھوڑ دے۔
''ہا، ہا......'' وہ فلک شگاف قہقہے لگانے لگا۔
''مجھے چیزیں نہیں درکار مجھے تو تمہاری ضرورت ہے۔''
''مم...... میں......'' میرے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔
اب مجھے یقین ہو چلا تھا کہ میری عزت خطرے میں ہے کیا میں چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دوں میں نے خود سے یہ سوال کیا ہی تھا کہ وہ بول پڑا۔
''آرام سے بیٹھی رہو۔''
''تت...... تت تم کون ہوں۔'' میں نے تھوک نگل کر اس سے پوچھا۔
''تم نے پہچانا نہیں مجھے۔'' یہ کہہ کر اس نے گردن پیچھے کی طرف موڑ دی۔
میں اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی گول آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں اور آنکھوں کے گرد گہرے کالے حلقے تھے دیکھنے میں قبول صورت تھا مگر اس کا عجیب سا حلیہ اسے پراسرار بنا رہا تھا اب اس کا چہرہ برف کی مانند سفید پڑا ہوا تھا پہلی نظر میں ایسے لگتا جیسے وہ کسی سرد خانے سے بھاگ آنے والا مردہ ہے۔
مردے کے خیال سے مجھے جھرجھری سی آ گئی۔
میں اسے پہچان نہیں پائی۔
''چلو کوئی بات نہیں میں تمہیں یاد دلاتا ہوں۔''
یہ کہہ کر اس نے گاڑی کچے میں اتار دی، میں خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔
''پلیز میری بات سنو، مجھے چھوڑ دو میری تم سے کوئی دشمنی نہیں، میں تو تمہیں جانتی تک نہیں۔'' میں نے گڑگڑاتے ہوئے التجائیہ لہجے میں کہا جس کا اس پر رتی بھر اثر نہ ہوا۔
گاڑی ایک کھلے سے ویران و پراسرار میدان میں پہنچ کر رک گئی جہاں دور دور تک کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔
اب ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھینچ کر باہر نکالا اب وہ پورے قد سے میرے سامنے کھڑا تھا میں نے ذہن پر بہت زور ڈالا مگر اسے پھر بھی پہچان نہیں پائی۔
اس نے مجھے ایک پتھر پر دھکا دیا۔ میں خوف زدہ سی پتھر پر بیٹھ گئی۔
''سنو میں کون ہوں۔'' اس نے میری طرف پیٹھ موڑ کر کہنا شروع کیا، میں ضرغام ہوں وہ ضرغام جو تم سے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر تم نے غرور حسن میں کبھی اس دبلے پتلے عام سی شکل وصورت والے ضرغام کی بات سننے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی۔ میں بار بار کوشش کرتا رہا۔ تمہارے راستے میں آتا رہا، یہاں تک کہ ایک دن تمہارے ہوسٹل میں آ گیا مگر تم نے ...... تم نے مجھے وہاں سے بھی بے عزت کر کے نکلوا دیا۔ میں پھر بھی تمہارے گرد چکر اتار رہا تم نے مجھے جہاں دیکھا نفرت سے ذلیل ہی کیا، برباد کر دیا تم نے مجھے...... میں تمہارے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے اپنی کنپٹی میں گولی اتار کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا، میں تمہارے عشق! تمہاری

www.urdupalace.com

یاد سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا مگر آہ...... میں وقتی اذیت سے چھٹکارا پانے کے لئے ابدی اذیت میں مبتلا ہوگیا......"

اس کی آواز عجیب سے غیض وغضب سے لبریز تھی۔

"جیتے جی تو میں تمہیں نہ پاسکا مگر اب میں تمہیں بھی ایسی جان لیوا اذیت سے دوچار کر کے ماروں گا ،پھر تم ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ گی، تمہیں کوئی بھی مجھ سے دور نہ کر پائے گا۔تم بھی ایک بدروح بن جاؤ گی ہاہاہا۔"

مجھے اس کی ایک بات کی بھی سمجھ نہ آرہی تھی باوجود ہزار کوشش کے وہ میری سمجھ سے باہر تھا۔میں اسے جانتی تک نہ تھی میں حیرت سے بت بنی اس کی صورت تک رہی تھی کہ اس نے میری طرف رخ موڑا اور آہستہ آہستہ مشینی انداز میں میری طرف بڑھنے لگا۔

وہ ابھی مجھ سے کچھ دری پر تھا کہ فضا میں دھماکے سے ہونے لگے زمین زوردار آواز سے پھٹنے لگی اور زمین سے اس کے جیسے، بہت سے استخوانی جسامت رکھنے والے مردہ نما انسان نکل آئے، میں خوف کے مارے گنگ ہوگئی میں چیخنا چاہتی تھی کسی کو مدد کے لئے پکارنا چاہتی تھی وہ ڈھانچے تھے یا مردے تھے کسی کسی جگہ پر گوشت لٹک رہا تھا کسی کی آنکھیں باہر کو ابلی ہوئی تھیں۔

زیادہ تر ان کا جسم ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا ان سب نے میری طرف بڑھنا شروع کر دیا میں نے لرزتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلیں مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میں عبرت ناک موت سے دوچار ہونے والی ہوں میں نے خود کو متوقع موت کے حوالے کر دیا اور زندگی کی آخری گھڑیاں گننے لگی میرے دل کی دھڑکن دھونکنی کی طرح چل رہی تھی کسی بھی صورت اب میرا بچنا محال تھا۔

ضرغام اور اس کی ساتھی روحیں بتدریج مجھے گھیرے میں لے چکی تھیں، میں نے دل ہی دل میں اللہ کو یاد کر کے گناہوں کی مغفرت طلب کرنا چاہی۔

کہ دفعتاً میرے کانوں نے ایک آواز سنی ۔"میاؤں ......میاؤں......میاؤں......"میں نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا بلی کی آواز سنتے ہی ضرغام کی بدروح اور اس کے ساتھی ڈھانچے نما بدروحیں اپنی اپنی جگہ پر ساکت ہوگئیں، وہ شاید اس کالی بلی سے خائف تھے۔

بلی ایک طرف سے تیزی سے بھاگتی ہوئی آئی ایک جمپ لگا کر ڈھانچوں کے اوپر سے ہوتی ہوئی ضرغام کی بدروح پر حملہ آور ہوئی، بلی کے پنجوں سے ضرغام کے چہرے پر سے کھال ادھڑتی چلی گئی، ضرغام نے تکلیف سے بلبلاتے ہوئے بلی کو دونوں ہاتھوں میں دبوچا اور زمین پر دے مارا۔

اب ڈھانچوں نے بلی کو گھیر لیا اور اپنے استخوانی پنجوں سے اسے نوچنے لگے لمحوں میں بلی لہولہان ہوگئی، اس کی درد بھری "میاؤں میاؤں" سن کر میرے اعصاب چٹخنے لگے لیکن پھر ایک عجیب ہی منظر میری آنکھوں نے دیکھا۔

بلی کے لہو کے جتنے بھی قطرے زمین پر گرتے ان سے بالکل ویسی ہی کالی بلی پیدا ہو جاتی، اس طرح چند لمحوں میں بلی کے لہو کے قطروں کی بدولت پیدا ہونے والی بلیوں کی تعداد بدروح ڈھانچوں کی تعداد سے بڑھ گئی کچھ بلیوں نے ضرغام کو نشانے پر رکھ لیا باقی لاتعداد بلیاں ڈھانچوں سے نبرد آزما ہوگئیں میں سراسیمہ سی ایک طرف کھڑی دو عجیب وغریب طاقتوں کی جنگ دیکھ رہی تھی، میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے تو یہاں سے بھاگ جانا چاہئے۔

اس خیال کے آتے ہی میں ٹیکسی کی طرف بھاگی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی مگر جب میں نے ٹیکسی اسٹارٹ کرنا چاہی تو ٹیکسی اسٹارٹ ہو کر نہ دی۔اتنے میں بلیوں نے بدروحوں پر قابو پالیا۔

ضرغام کی چیخ وپکار ہر طرف گونجنے لگی اور اس کے ساتھی ڈھانچے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے جیسے ہی کوئی ڈھانچہ ٹوٹ کر گرتا اس کے ساتھ ہی اس پر حملہ آور بلی بھی غائب ہو جاتی۔

اچانک میری نظر زخمی کالی بلی پر پڑی۔ اس کی جسامت بڑھ رہی تھی، بڑھتے بڑھتے وہ ایک قد آور ببر شیر کے برابر ہوگئی پھر اس نے ایک جست لگائی اور ضرغام پر ٹوٹ پڑی، ضرغام کو لے کر وہ زمین

www.urdupalace.com

پر گر پڑی، بلی کے شکنجے میں ضرغام بری طرح پھنس گیا، بہت کوششوں کے باوجود وہ قدآور بلی کے شکنجے سے نہ نکل پایا بالآخر کچھ ہی دیر میں وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔

ضرغام کی لاش ادھڑی پڑی تھی اس کی بدروح دھوئیں کی شکل میں اس کی لاش سے نکلی اور ہوا میں تحلیل ہوگئی۔

اتنے میں ٹیکسی بھی اسٹارٹ ہوگئی میں یوٹرن لے کر ٹیکسی کو موڑ چکی تو اچانک ہی بلی نہ جانے کیسے کھڑکی سے چھلانگ لگا کر اندر پہنچ گئی، میں نے بلی کو پیار سے دیکھا وہ میری جان بچانے کے لئے اپنی جان داؤ پر لگا چکی تھی۔

میں نے جلدی سے گاڑی وہاں سے نکالی اور ایک انجان سمت کی طرف بڑھنے لگی۔ میں تیزی سے ٹیکسی چلا رہی تھی، میں نے بلی کو ایک بار پھر پیار سے دیکھا اس کے زخموں سے اب بھی خون نکل رہا تھا میں اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ اس نے بھی میری طرف دیکھا جیسے ہی ہماری نظر آپس میں ٹکرائی وہ میاؤں کی زوردار آواز کے ساتھ چیخی، میں نے فوراً سامنے دیکھا مگر تب تک دیر ہوچکی تھی۔

ٹیکسی ایک بہت بڑے درخت کے ساتھ ٹکرا گئی۔ میں اپنی جگہ سے اچھلی میرا سر اسٹیئرنگ کے ساتھ اس بری طرح ٹکرایا کہ میری آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے، گرم گرم خون میرے چہرے پر بہنے لگا۔ بلی کا مجھے کوئی ہوش نہ رہا۔ ہاں میرے کانوں میں ضرغام کی منحوس آواز آرہی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

”آج تم یہاں سے بچ کر نہیں جاسکتی۔“ میں نے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ دیکھا، ٹیکسی کے بونٹ میں آگ لگ چکی ہے۔ دھواں خطرناک حد تک پھیلا ہوا تھا مجھے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا اتنے میں ہر طرف سائرن بجنے لگا۔

”اٹھ جاؤ روشنی دیر ہورہی ہے۔“ امی کی آواز میری سماعتوں سے ٹکرائی تو میں نے جھٹ آنکھیں کھولیں الارم مسلسل بج رہا تھا میں اپنے بستر پر پسینے میں شرابور پڑی تھی یعنی کہ یہ ایک خواب تھا انتہائی خوفناک خواب۔

☆......☆......☆

وہ دن میرے لئے ہر لحاظ سے اہم تھا کیونکہ اس دن میری سالگرہ تھی تو اسی دن اماں اور ابا کی شادی کی سالگرہ تھی، اتفاق سے اسی دن انٹرویو کے لئے کال کی گئی اس لئے میں اس بھیانک خواب کو بھول بھال کر انٹرویو کے لئے تیار ہونے لگی۔

ناشتہ کر کے گھر سے نکلتے نکلتے میں نے 9 ادھر ہی بجادیئے جب رسٹ واچ پر ٹائم دیکھا تو بھاگ کھڑی ہوئی۔

گل مہر کمپنی پہنچتے پہنچتے میں نے 11 بجادیئے ٹائم کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے میں ڈر رہی تھی، فرسٹ امپریشن ہی نیگیٹیو پڑ گیا تھا۔ ٹائم کی پابندی جاب کے لئے لازم وملزوم ہوتی ہے میرے دل میں نوکری کی امید تقریباً دم توڑ گئی۔ پھر بھی نجانے کیوں میں پوری طرح ناامید ہونے کے باوجود کمپنی کے ویٹنگ روم میں بیٹھی بے چینی سے ویٹ کررہی تھی خدا خدا کر کے مجھے طلب کیا گیا۔

میں دل میں دعائیں مانگتی ہوئی بری طرح کنفیوژ ہوتی ہوئی آفس میں داخل ہوئی، میں نے جب آفس میں قدم رکھا تو شاندار آفس دیکھ کر میں اور پریشر میں آگئی ٹیبل کی دوسری جانب جو بندہ بیٹھا تھا اس کا رخ دیوار کی طرف تھا میں ڈری سہی آگے بڑھی۔

”ایکسکیوز می سر؟“

کرسی پر بیٹھا ہوا شخص گھوما، جیسے ہی وہ گھوما تو ساتھ ہی میرا دماغ بھی گھوم گیا، میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی۔

”بیٹھو۔“ اس نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو میں بیٹھ گئی پھر وہ گویا ہوا۔

”میں کب سے تمہارا انتظار کررہا تھا۔“ میں خاموشی سے بیٹھی رہی۔

”میرا نام ضرغام ہے۔“ اس نے تعارف کروایا تو میرے سر پر دھڑا دھڑ بم پھوٹنے لگے۔ مجھ سے کچھ بولا نہ گیا۔

www.urdupalace.com

سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے میں خواب دیکھ رہی ہوں یا حقیقت۔ وہ دوبارہ گویا ہوا۔

"یہ تمہارا اپائمنٹ لیٹر، تم کل سے جاب جوائن کررہی ہو، سیلری اور دیگر ضروری تفصیلات تمہیں بتادی جائیں گی۔" میں نے لفافہ تھام لیا۔

"اپنے حواس قابو میں رکھو اس جاب کے دوران تمہارا واسطہ بہت سے بڑے لوگوں سے پڑے گا اس لئے تمہارے چہرے سے حماقت نہیں ٹپکنی چاہئے۔" اس نے میرے تاثرات سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔" میں ایک دم سنبھل کر بیٹھ گئی۔

میں نے بلاارادہ سوری کہہ دیا جبکہ میں جانتی بھی نہ تھی کہ میں سوری کیوں کررہی ہوں۔

"اب تم جاسکتی ہو۔" اس نے ہنکارہ بھر کر مجھے جانے کے لئے کہا۔

"سنو!" میں دروازے تک جاکر اس کی آواز پر پلٹی۔

"تمہیں رات کے وقت کام پر آنا ہوگا دن کے وقت یہ کمپنی بند رہتی ہے۔" میں اس کی بات پر الجھتی ہوئی گھر چلی آئی۔

گھر میں جشن کا سماں تھا اماں ابا نے پارٹی کا پورا انتظام کررکھا تھا چھوٹی سی پارٹی صرف چند دوستوں پر مشتمل تھی جس میں ہمارے عزیز رشتہ دار شامل نہیں تھے۔ پارٹی کے ہنگاموں میں رات کا ایک بج گیا بڑوں کی محفل جم گئی اماں نے چائے کافی کی ڈیوٹی سنبھال لی ان میں کوئی میرا ہم عمر نہیں تھا اس لئے میں اکتا کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

ابھی میں سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی کہ مجھے کسی کی کراہ سنائی دی، کراہ میں بے انتہا درد بھرا تھا۔ جسے سن کر میرے بڑھتے قدم رک گئے میں نے اردگرد ٹٹولتی نگاہ دوڑائی آواز تو مسلسل آرہی تھی، میں آواز کا تعاقب کرتے کرتے گھر کے پچھلے حصے میں آگئی وہاں جو میری آنکھوں نے دیکھا اسے دیکھ کر مجھے حیرت کا شدید جھٹکا لگا گھر کے اندر سے بڑوں کے قہقہوں کی آوازیں یہاں

تک آرہی تھیں میں نے بار بار آنکھوں کو مل کر دیکھا یہ حقیقت تھی میں اس کو جاگتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

میں ابھی سوچ رہی تھی کہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے، کراہ پھر سے ابھری تو میں چونک کر اپنے خیالوں سے باہر آئی صورت حال جو بھی تھی مجھے فی الوقت اس کی مدد کرنی تھی۔

میں نے اسے گود میں اٹھالیا اسے گود میں اٹھاتے ہی میرے ہاتھ پر چپچپاہٹ محسوس ہوئی میں نے اپنا ایک ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا تو وہ خون میں لتھڑا ہوا تھا یعنی وہ زخمی تھی میں اسے لے کر کچن میں چلی آئی ایک دیگچی میں پانی لے کر گرم ہونے کے لئے چولہے پر چڑھا دیا وہیں ایک کیبن میں فرسٹ ایڈ باکس پڑا تھا اسے نکال کر میں اسے لئے ہوئے کمرے میں آگئی میں نے اسے بیڈ پر بٹھایا پانی میں ڈیٹول ڈال کر اس کے زخم صاف کرنے لگی اس کی گردن پر اس طرح سے کٹ لگے تھے جیسے کسی تیز دھار چاقو سے اس کی گردن کاٹنے کی کوشش کی گئی ہو۔ اس کے زخم صاف کرنے کے بعد میں نے پٹی باندھ کر اسے ایک کمبل میں لپیٹ کر بیڈ پر اپنے ساتھ ہی رکھ لیا اور خود سونے کے لئے لیٹ گئی اس دوران وہ مجھے ممنونیت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی۔

میں سوچکی تھی مگر میرے ذہن کے کسی کونے میں ایک نسوانی آواز ابھر رہی تھی جو میرا نام لے کر مجھے پکار رہی تھی۔

"روشنی، روشنی اٹھو۔"

میں اس آواز کو پہچانتی تو نہیں تھی مگر آواز واضح تھی اس لئے میں اس کو اپنی سماعت کا دھوکہ قرار نہ دے سکی جبھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ادھر دیکھو تمہارے بغل میں۔" اب کے نسوانی آواز میرے پہلو سے آئی تھی میں نے ڈرتے ڈرتے گردن موڑ کر دیکھا۔

وہ پوری طرح کمبل میں لپٹی تھی اس کا صرف سر کمبل سے باہر تھا ہلکی روشنی میں اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

www.urdupalace.com

میں چھلانگ لگا کر بستر سے کودی اور پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

ریشمی سیاہ بالوں والی بلی انسانی آواز میں بول رہی تھی وہی بلی جسے میں نے خواب میں دیکھتا اور میرا باس ضرغام وہ کیا بلا ہے۔ ابھی میں سوچ رہی تھی کہ وہ بلی بول پڑی۔

''ڈرومت میں تمہاری دوست ہوں، باس کے متعلق تمہیں بتانا چاہتی ہوں، اس کے اتنا کہتے ہی میری آنکھوں کے سامنے کا منظر پلک جھپکتے ہی بدل گیا۔

اب میرے سامنے بہت خوب صورت کالے لمبے بالوں والی لڑکی بیٹھی تھی جو میٹھی میٹھی نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی صحیح معنوں میں اس وقت میری سٹی گم ہوگئی اب مجھے اپنی حماقت کا احساس ہوا مجھے اسے اٹھا کر گھر کے اندر لانا نہیں چاہئے تھا یہ کوئی پراسرار معاملہ تھا جس میں ،میں پھنس رہی تھی۔

''گھبراؤ نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔''

''آؤ...... میرے قریب بیٹھ جاؤ۔'' میرا نام پری ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔

خوف کی زیادتی سے میری آواز حلق میں ہی دب گئی۔

اس نے آگے ہو کر میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے پھر سے بیڈ پر بیٹھا دیا۔ میرے بدن پر کپکپی طاری تھی ٹھنڈے پسینے بہنے لگے تھے۔

''تمہارا خواب سچا تھا۔'' اس نے کہا۔

''کیا۔'' نجانے اس وقت مجھ میں اتنی ہمت اور طاقت کہاں سے آئی تھی کہ میں فرط حیرت سے چلا اٹھی۔

''ہاں وہ ایک خبیث روح ہے جو تم پر قابض ہو کر تمہیں بھی بدروح بنانا چاہتا تھا۔ مگر اب سب ٹھیک ہے۔''

''م، میں کیسے مان لوں؟'' میں نے ہکلاتے ہوئے اس کی سبز چمکیلی آنکھوں میں دیکھا اس نے خفگی سے مجھے دیکھا تو میں خجل سی ہوگئی اس کے ایسے دیکھنے پر۔

یہ گندی طاقتوں کا ٹکراؤ ہے جس میں وہ تمہیں استعمال کرنا چاہتا تھا مجھے بھی اس نے اپنے جادو کے زور سے بلی بنا دیا تھا جب تم ویٹنگ روم میں تھی اس وقت میں بھی وہاں موجود تھی تم وہاں سے بچ کر اس لئے واپس آ گئی کیونکہ میں نے ضرغام پر قابو پا لیا تھا جیسے ہی اس کے گرگوں نے مجھ پر وار کیا میرا الہوز مین پر گرتے ہی اس کا جادو ختم ہو گیا اور میں اصلی شکل میں آ گئی۔

میں انسان نہیں ہوں بلکہ ایک جن زادی ہوں جسے ضرغام اپنا غلام بنا لینا چاہتا تھا، میں بچپن سے تمہارے ساتھ رہتی آئی ہوں مگر کبھی تم پر خود کو ظاہر نہ کیا۔ میری وجہ سے ضرغام نے تمہیں بھی اپنے نرغے میں لینے کی کوشش کی وہ جس لڑکی روشنی سے محبت کرتا تھا اس نے اسے ٹھکرا دیا تھا جس کی وجہ سے اس نے خودکشی کر لی، اب ایک بدروح کی شکل میں وہ ہر روشنی نام کی لڑکی کو مار ڈالتا تھا، اوپر والے کا شکر ہے کہ تم اس کے چنگل سے نکل آئی۔

وہ اپنی بات ختم کر کے دلنشین انداز میں مسکرائی۔

میں بے یقینی سے پلکیں جھپک جھپک کر اسے دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں یقین نہیں آتا ناں۔'' اس کی آواز بھی اس کی شخصیت کی طرح سحر انگیز تھی، میں اس کی خوب صورتی کے سحر میں جکڑتی گئی وہ ایک بار پھر مسکرائی تو اس کی سبزی مائل آنکھیں بھی مسکرانے لگیں۔

مجھے بے ساختہ اس پر پیار آ گیا، ساتھ ہی اس کی باتوں پر یقین بھی اس نے مجھے میرے بچپن سے لے کر آج تک کے ایسے ایسے واقعات بھی بتائے جن کو میرے سوا کوئی نہ جانتا تھا۔

اگلی صبح میں اور پری، گل مہر انڈسٹری کی بلڈنگ کے باہر موجود تھے، ساری بلڈنگ جل چکی تھی، اب وہاں کسی کمپنی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مجھے پری پر پوری طرح یقین آ گیا، میں اسے دیکھ کر ممنونیت سے مسکرا دی۔ اور پھر وہ ہوا میں تحلیل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔